REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP — 3

جلد ۳۱   شمارہ ۲

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۵۲ روپے
فی پرچہ ۴۰ روپے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۱ر صلح (جنوری) — حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں روزنامہ "الفضل" ربوہ مجریہ ۶ر صلح (جنوری) کے ذریعہ موصول شدہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور کو ضعف کی تکلیف ہے اور کھانسی بھی ہے۔"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی معجزانہ تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۱۱ر صلح (جنوری) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و عزیز صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب اِن دنوں ربوہ میں قیام فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور بخیر و عافیت قادیان میں واپس لائے آمین۔

● — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ

۱۷ر ربیع الاوّل ۱۴۰۲ھ   ۱۴ر صلح ۱۳۶۱ ہش   ۱۴ر جنوری ۱۹۸۲ء

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان دارالامان میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف درخشندہ پہلوؤں پر علماءِ سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ:- جاوید اقبال اختر

قادیان - ۹ر صلح (جنوری)۔ آقائے نامدار، سردارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمتِ شان کا اظہار کرنے کے لئے اور آپؐ کی سیرتِ طیّبہ کے مختلف درخشندہ گوشوں کو اُجاگر کرنے کی غرض سے پُر وقار جماعتی روایات کے مطابق آج صبح بوقت ۹½ بجے مسجد اقصیٰ میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ قائم مقام امیر مقامی کی زیرِ صدارت ایک مبارک مجلس منعقد ہوئی جس میں قادیان کے تمام احمدی احباب، مستورات اور بچے شریک ہوئے۔

مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادمؔ کی تلاوتِ کلامِ پاک اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضلؔ کی نعت خوانی سے اس اجلاس کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلی تقریر زیرِ عنوان

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت انسانِ کامل

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ نے فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حضور سرورِ کائنات و فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تمام شعبہ ہائے زندگی میں ہر شخص کے لئے ایک کامل نمونہ ہیں اس ضمن میں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیّبہ کے مختلف اَدوار اور درخشندہ گوشوں کو اُجاگر کرکے آپؐ کا انسانِ کامل ہونا ثابت فرمایا۔

اجلاس کی دُوسری تقریر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہدؔ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیرِ عنوان

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ رُونما ہونے والا عظیم الشان رُوحانی انقلاب"

ہوئی۔ موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بعثت کے وقت کے زمانہ ظھر الفساد فی البرّ و البحر کا ذکر کرکے بتایا کہ بہت قلیل عرصہ میں آپؐ کے ذریعہ توحید کی تعلیم پھیل گئی۔ اور آپؐ کی قوّتِ قدسیہ کے طفیل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نہ صرف با اخلاق انسان بلکہ خدا نما انسان بن گئے۔ آپ نے مختلف واقعات بیان کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ رُونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب کا تذکرہ فرمایا۔

اس کے بعد محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادمؔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے خوش الحانی کے ساتھ ایک نعت پڑھ کر سُنائی۔

اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر زیرِ عنوان

"عشقِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی تقاضے"

محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ محترم موصوف نے بتایا کہ رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کے عملی تقاضے اسی رنگ میں پورے ہو سکتے ہیں جبکہ آپؐ کے مشن کی تکمیل کے لئے کوشاں رہا جائے۔ اور اس راہ میں ہر ممکن قربانی پیش کی جائے۔ آپ نے عشقِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر مبنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی کے مختلف ایمان افروز واقعات بیان کرکے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی تقاضوں کا ذکر فرمایا۔

آخر میں صدرِ محترم نے اپنے

صدارتی خطاب

میں سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چند رُوح پرور اور ایمان افروز واقعات بیان کئے جن سے حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ۔ توکّل علی اللہ۔ جرأت و شجاعت۔ اور تعلّق باللہ کا اظہار ہوتا ہے۔

اس طرح یہ رُوحانی مجلس اجتماعی دُعا کے ساتھ قریباً سوا گیارہ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

لَاشَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُ الْوَرٰی
رِیْقُ الْکِرَامِ وَ نُخْبَۃُ الْاَعْیَانِ
یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانٖ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ **بدر** قادیان
مورخہ ۱۴ صلح ۱۳۶۱ ہجری شمسی

مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى

دینِ اسلام چونکہ ایک مکمل اور جامع مذہب ہے اس لئے وہ اپنے متبعین کو بھی زندگی کے ہر شعبہ میں مکمل اتحاد اور اجتماعیت کا شاندار عملی مظاہرہ کرنے کی تلقین فرماتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

اے مسلمانو! اللہ کی رسّی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو۔ اور آپس میں تفرقہ پیدا نہ ہونے دو۔

تاریخ شاہد ہے کہ اسلامی صفوں میں نظم و ضبط اور اتحاد و یکجہتی کے اس قیمتی جوہر کو برقرار رکھنے اور اسے مزید صیقل کرنے میں مساجد نے محوری کردار ادا کیا ہے۔ بلکہ یوں کہنا ہرگز مبالغہ نہ ہوگا کہ دورِ اوّل کے مسلمانوں کو تمام شعبہ ہائے عمل میں حاصل ہونے والی حیرت انگیز ترقیات یقیناً اسی اتحاد و اجتماعیت کا بہترین ثمرہ تھیں۔ جس کی تلقین انہیں قرآنِ حکیم میں جابجا کی گئی تھی۔ اور جس کی عملی تربیت انہوں نے مساجد کی مقدس چہار دیواری میں رہ کر حاصل کی تھی ——!!

بے شک آج بھی روئے زمین پر مسلمانوں کی بے شمار عالیشان مساجد موجود ہیں۔ اور آئے دن اُن کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ مگر غور طلب امر یہ ہے کہ آیا آج کی مساجد بھی مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد و یکجہتی اور مکمل نظم و ضبط کے اس اعلیٰ و قیمتی جوہر کو برقرار رکھنے کے لئے اپنا شایانِ شان کردار ادا کر رہی ہیں ——؟ آیئے اس اہم سوال کا جواب اُس تذکرہ میں تلاش کیجئے جو ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ نے الرسالہ دہلی کے حوالہ سے اپنی ۴ر دسمبر ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں نقل کیا ہے۔ معاصر "مسجد کا سبق" کے عنوان سے رقمطراز ہے:۔

"مسجد کے صحن اور برآمدے میں نمازی بکھرے ہوئے تھے۔ کوئی وضو کر رہا تھا۔ کوئی سُنتوں میں مشغول تھا کوئی فارغ ہو کر بیٹھا ہوا تھا۔ غرض برآمدے سے لے کر صحن تک مختلف لوگ مختلف حالتوں میں مشغول تھے۔ سب ایک دوسرے سے الگ دکھائی دیتے تھے۔ ہر ایک اپنے انفرادی عمل میں مصروف نظر آتا تھا۔

اتنے میں گھڑی نے ٹن ٹن پانچ بجائے اور امام صاحب اپنے حجرہ سے نکل کر مصلّے پر کھڑے ہو گئے۔ "اللہ اکبر اللہ اکبر" کی بلند آواز نے لوگوں کو بتایا کہ نماز کھڑی ہو گئی ہے۔

امام کے پیچھے ایک کے بعد ایک صفیں بننے لگیں۔ جو لوگ مسجد کے مختلف حصّوں میں بکھرے ہوئے تھے، آ آ کر صف میں ملنے لگے۔ کچھ لوگ پہلے پہنچے، کچھ لوگ دیر میں آ کر صف میں شامل ہوئے۔ چند منٹ کے اندر سارا پھیلا ہوا مجمع امام کے پیچھے قطار در قطار ایک منظم فوج کی طرح کھڑا ہو گیا۔ سب صف کے اندر شامل تھے۔ ہر شخص ایک آواز پر حرکت کر رہا تھا۔ سب ایک ساتھ اُٹھتے ایک ساتھ بیٹھتے اور ایک ساتھ رب کے آگے جھک جاتے۔

یہ منظر دیکھ کر دل نے کہا "جو منظر مسجد کے اندر دکھائی دے رہا ہے کیا وہی مسجد کے باہر بھی واقعہ بنے گا۔ کیا مسلمانوں کا بکھرا ہوا قافلہ سب ایک مرکز پر جمع ہو جائے گا۔ کیا یہ نماز پڑھنے والے مسجد کے باہر بھی مسجد کا سبق دُہرائیں گے۔

یہ واقعہ بے شمار مسجدوں میں ہر روز ہوتا ہے۔ ہر روز نماز کے ذریعہ مظاہرہ کر کے مسلمانوں کو بتایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کیسی ہونی چاہیئے۔ مگر کوئی اس سے سبق نہیں لیتا۔ مسجد کا عمل مسجد سے باہر لوگوں کی زندگیوں میں واقعہ نہیں ہوتا۔

مسجد کی نماز بیک وقت دو چیزوں کا سبق ہے۔ ایک یہ کہ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ خدا کے آگے جُھک جائیں۔ وہ خدا کے سامنے عاجز بن کر رہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ ایک آواز پر حرکت کریں۔ وہ دنیا میں نظم اور اجتماعیت کے ساتھ زندگی گذاریں۔ یہ لوگ روزانہ پانچ بار مسجد میں یہ سبق لیتے ہیں مگر مسجد کے باہر آتے ہی اُسے بھول جاتے ہیں۔ اُن کی مسجد سے باہر کی زندگی میں نہ عجز اور تواضع کا رنگ نظر آتا ہے اور نہ اتحاد اور اجتماعیت کا۔ حالانکہ یہ دونوں چیزیں اتنی اہم ہیں کہ اگر وہ مسلمانوں کی زندگی میں پوری طرح آجائیں تو دنیا میں ان کا وجود ایک انقلاب کا سبق بن جائے"۔

معاصر "الرسالہ" دہلی نے مندرجہ بالا سطور میں آج کے منتشر و پراگندہ حال مسلم معاشرے کی جو تصویر پیش کی ہے اُسے دیکھ کر ہر درد مند دل رکھنے والے مسلمان کی آنکھ —— نہیں —— بلکہ دِل خون کے آنسو روتا ہے۔ ہم نے بھی ان سطور کو ذہنی اضطراب و بے چینی کے اسی عالم میں پڑھا۔ اور بار بار پڑھا —— معاً ہماری نگاہوں کے سامنے مخبرِ صادق حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ مبارک الفاظ آ گئے کہ —— "مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى"

یعنی مسلمانوں کے ادبار و تنزل کی ایک علامت یہ ہوگی کہ اُن کی بڑی بڑی عالیشان مساجد نمازیوں سے بظاہر آباد دکھائی دیں گی مگر اُن سے وہ نورِ ہدایت مفقود ہو چکا ہوگا جو زمانۂ ماضی میں مسلمانوں کی ہمہ جہتی ترقی و کامرانی کا ضامن تھا۔ کیا مندرجہ بالا سطور حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے من و عن پورا ہونے کا عینی ثبوت فراہم نہیں کر رہیں ——!؟ کاش! آج مسلمان مسجد سے باہر کی دنیا میں بھی اطاعتِ امام اور اطاعتِ نظام کا ایمان افروز عملی نظارہ مشاہدہ کرنے کے لئے وقت کے اُس کامگار امام کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا جس کی نسبت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ:۔

لو کان الایمان معلّقًا بالثریّا لنالہ رجل من ابناء فارس (صحیح بخاری)

کہ اگر اس زمانہ (مسیح موعودؑ) میں ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا تو ایک فارسی الاصل انسان اسے دوبارہ دنیا میں لا کر رائج کرے گا —— ہاں وہ موعود امام کامگار جس کی آمد کی بشارت دیتے ہوئے خود آسمان و زمین بھی یہ منادی کر رہے ہیں کہ ؎

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِيْحُ جَاءَ الْمَسِيْحُ
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

کاش! مسلمان اس غیبی آواز پر کان دھرتے —— اے کاش ایسا ممکن ہوتا ——!!

خورشید احمد انور

غزل

یادوں کے چراغ جگمگائے ہیں

نتیجۂ فکر مجاہدِ آزادی جناب خان غازیؔ کابلی

خُدا کے فضل سے ہم قادیاں میں آئے ہیں
خوشی ہے عشق و وفا کے جہاں میں آئے ہیں
جو "غازیؔ" انجمنِ قدسیاں میں آئے ہیں
بہت گمان دلِ بدگماں میں آئے ہیں
چمن میں "زاغ و زغن" آج بھی بہت سے ہیں
ہمیں تو نغمہ لیئے گلستاں میں آئے ہیں
جو قافلے سے بچھڑ کر بھٹک گئے تھے کبھی
بصد خلوص وہ پھر کارواں میں آئے ہیں
چراغ یادوں کے رستوں میں جگمگاتے ہیں
کہ "خانؔ" بارگہِ دوستاں میں آئے ہیں
یہ فیضِ حضرتِ[1] مرزا وسیم احمد" ہے
کہ جن کے عہد میں باغِ جناں میں آئے ہیں
تصورات کی دلکش حسین گلیوں میں
خدا گواہ کوئے دلبراں میں آئے ہیں
پرانی یادیں ستاتی ہیں شمسؔ[2] داکنی کی
یہ قادیاں میں یا "سبھکیاں"[3] میں آئے ہیں
وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ "خانؔ" زندہ ہے
جو ارضِ پاک سے ہندوستاں میں آئے ہیں
چلا دے بادۂ عرفاں کے دَور پھر اک بار
کہ تشنہ محفلِ پیرِ مغاں میں آئے ہیں
رہے ہمیشہ ہی ہم سُرخرو زمانے میں
کہ کامیاب ہر اک امتحاں میں آئے ہیں
وہ "خانِ غازیؔ" کے تیغِ نظر سے بچ کے رہیں
جو "شُشکامِ دکن" قادیاں میں آئے ہیں

[1] ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ [2] مولانا جلال الدین صاحب شمسؔ سیکھواں کے رہنے والے تھے۔ [3] محترم قاضی … [illegible]
[4] دکن یعنی ساؤتھ کے لوگ سانولے رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس شعر میں رشید الدین شمسؔ حیدرآباد کی طرف اشارہ ہے

خطبہ جمعہ

قادرِ مطلق اور متصرف بالارادہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور کوئی شے یا عمل اُس کی حکومت سے باہر نہیں!

اس کائنات میں بادشاہت اور مالکیت اُسی کی ہے اس لئے انسان جو بھی فیصلہ کرے وہ احکامِ الٰہی کے مطابق ہونا چاہیئے

خُدا تعالیٰ کے حکم سے انکار کرنے والا اُسے ناراض کر لیتا ہے اور اچھی گند سے پاک اور خوشحال زندگی نہیں گزار سکتا!

از سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۵ ہجرت ۱۳۶۰ ہش مطابق ۱۵ مئی ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"جب سے مجھ پر بار بار گرمی لگ جانے، لُو لگنے کے حملے ہوئے، اُس وقت سے گرمی میری بیماری بن چکی ہے۔ اور بہت تکلیف دیتی ہے۔ اس بیماری میں مَیں باہر نکل آیا ہوں مختصر سا خطبہ دوں گا۔ ایک مضمون کی تمہید ابھی مَیں بیان کر رہا ہوں۔ دو تین خطبات مَیں نے پہلے دیئے ہیں۔ اُسی تمہید کے تسلسل میں آج مَیں بیان کروں گا۔ سورۃ مائدہ کی آیات ۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱۔ ان گیارہ آیات میں ایک بنیادی مضمون بیان ہُوا ہے۔ اِس

مضمون کا مرکزی نقطہ

یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور حکومت اللہ کی ہے۔ حکم اسی کا چلتا ہے۔ ساری کائنات میں، کائنات کی اُن اشیاء میں بھی جنہیں آزادی نہیں اور جن کی فطرت کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان کیا۔ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۔ جو حکم ہوتا ہے ویسا کر دیتے ہیں۔ اور اللہ ہی کا حکم چلتا ہے ان پر بھی جنہیں اللہ تعالیٰ نے خاص دائرہ میں آزادیٔ ضمیر دی ہے۔ بادشاہت اور حکومت اللہ ہی کی ہے حکم اسی کا چلتا ہے اس پر مَیں ایک خطبہ دے چکا ہوں۔ ان آیات میں اس بنیادی حقیقت کو بیان کرنے کے بعد بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اُن میں سے اس وقت چند باتوں کے متعلق مَیں کچھ کہوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بیان کیا ہے کہ حکم تو اللہ ہی کا چلے گا۔ اگر میرے حکم نہ مانوگے تب بھی میرا حکم چلے گا۔ یہاں یہ فرمایا کہ جس حصّہ کائنات میں ہم آزادیٔ ضمیر پاتے ہیں، وہاں بھی حقیقت یہی ہے کہ نیک و بد کی آزادی تو ہے مگر عذاب و مغفرت کی دو قوسوں نے ان اعمال کو بھی ایک پُورے دائرہ کے اندر گھیرا ہُوا ہے جس سے ظاہر و عیاں ہے کہ

قادرِ مطلق اور متصرف بالارادہ

اللہ ہی کی ذات ہے۔ اور کوئی شے یا عمل اُس کی حکومت سے باہر نہیں۔ یعنی انسان کو آزادی بھی دی، نیکی اور بدی کا اختیار بھی دیا۔ اعمالِ سُوء اور اعمالِ صالحہ کے بجا لانے کی قوت اور طاقت بھی دی، اور پھر جس طرح کا بھی وہ عمل کرے، اس کے اُوپر حکم اللہ ہی کا چلے گا۔ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ان آیات میں انسان کو کہا گیا وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَہُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ۔ کہ انسانوں کے درمیان اللہ کی وحی کے مطابق احکام جاری کرو (مخاطب ہیں یہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پھر مخاطب ہیں وہ جو آپ کے نقشِ قدم پر چلنا چاہتے ہیں اور پھر ان کے ذریعہ سے ہر انسان کے لئے یہ حکم ہے بنیادی طور پر) کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام انسانی زندگی کے لئے نازل کئے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو ایک کامل تعلیم انسان کے ہاتھ میں دے دی گئی (بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ) اللہ تعالیٰ نے جو نازل کیا اور جو احکام وحی کے ذریعہ اُترے۔ اُن کے مطابق تم باہمی تعلقات کو استوار کیا کرو۔ وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَھُمْ اور خدا کی مرضی کو چھوڑ کے دوسروں کی خواہشاتِ بد کے پیچھے نہ چلا کرو۔

اور پھر یہاں ان آیات میں اشارہ ہے کہ اس بُنیادی حکم کے علاوہ جو اللہ تعالیٰ نے اُتارا ہے اس پہ عمل کرو۔ تفصیلاً حکم بتائے ہیں مثلاً انہی آیات میں کہا وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَہُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۔ اگر تو فیصلہ کرے تو اُن کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر۔ اللہ یقیناً انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ پر عمل کرنے میں جو چیز روک بنتی ہے، وہ ایک نہیں بہت سی ہیں۔ جن کا ذکر لَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَھُمْ میں ہے۔ ان میں سے ایک چیز جو روک بنتی ہے وہ

اللہ تعالیٰ کی خشیت

کو چھوڑ کے غیر اللہ کی خشیت دل میں پیدا کرنا ہے۔ یعنی صاحبِ اقتدار سے ڈرنا، صاحبِ دولت کے سامنے جھکنا، صاحبِ علم سے خوف کھانا کہ یہ پروفیسر لگا ہُوا ہے، ہمارے ساتھ بے انصافی کرے گا اگر ہم نے اس کی بات نہ مانی اور خدا کی بات مان لی اس کے مقابلہ میں۔ بہت ساری چیزیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ

النّاس کا خوف دل میں پیدا نہ ہو۔ انسان کو خدا تعالیٰ نے جو کچھ بھی دیا علمی ذہنی استعدادوں میں اُس کو بلند بنایا یا صاحبِ دولت اس کو بنا دیا وہ (یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ) جو الناس ہیں۔ جس طرح جس رنگ میں، جس حیثیت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا ہے، صاحبِ اقتدار ہیں، کوئی نواب بن بیٹھے ہیں، کوئی دستگیر بن بیٹھے ہیں، کوئی چوہدری بن بیٹھے ہیں۔ انسان بعض دفعہ اپنی غفلت کے نتیجہ میں یا اپنی کمزوری کی وجہ سے یا بُزدلی کے نتیجہ میں اُن سے ڈرنے لگتا ہے۔ اور اُن کے خوف سے خدا تعالیٰ کی بات ماننے سے عملاً انکار کر دیتا ہے۔ تو فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ۔ النّاس سے، جن کو مَیں نے پیدا کیا مختلف حیثیتوں میں اُن سے مت ڈرو۔ صرف میری خشیت، صرف میری خشیت تمہارے دلوں میں ہونی چاہیئے۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا

جو احکام مَیں نے نازل کئے (اٰیَۃ کا لفظ قرآن کریم میں قرآن کریم کی آیات اور احکام کے متعلق بھی استعمال ہُوا ہے) اپنی عظمت اور کبریائی کی معرفت کے حصُول کو آسان کرنے کے لئے جو اس کائنات میں میری صفات کے جلوے ظاہر ہوئے۔ (ان جلووں کو بھی قرآن عظیم نے آیات کہا) اور تمہیں تنبیہہ کر کے انذاری پیشگوئیاں جو نازل ہوئیں ان کی حقیقی قدر پہچانو۔ کہنے والے نے کہہ دیا اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی۔ کس خدا کی تلاش میں ہو تم؟ سب سے بڑا ربّ تو مَیں ہوں۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے اگر میری خشیت تمہارے دل میں نہیں ہوگی اور میری بجائے النّاس کی خشیت تمہارے دل میں ہوگی تو تم گھاٹے کے سودے کرنے لگ جاؤ گے۔ میرے ساتھ تجارت کرو گے تو بغیر حساب کے بدلہ دوں گا۔ اُن سے تجارت کرو گے تو تمہارا مال بھی لُوٹ کے لے جائیں گے۔ جیسا کہ دُنیا میں ہو رہا ہے۔ اور یاد رکھو:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

جو شخص یا جو جماعت یا جو صاحبِ اقتدار

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام

کو چھوڑ کے کوئی اَور حکم جاری کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے احکام کے خلاف فیصلے کرتا ہے، فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔ اِن آیات میں مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ کے چار نتائج بیان کئے گئے ہیں۔ (تین آیات ہیں)۔ کُفر کے دو معنی ہیں انکار کے اور ناشکری کے۔ تو جو شخص مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اللہ تعالیٰ نے انسان کی بھلائی کے لئے جو کچھ اُتارا ہے اُن احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ ناشکرا بنتا ہے۔ اور یا وہ خدا تعالیٰ کا منکر بنتا ہے۔ اور قرآن کریم نے ہر دو کے متعلق سزاؤں کا ذکر خود بیان کیا ہے۔ تو یہاں یہ بتایا گیا کہ دیکھو اگر تم خدا تعالیٰ کے احکام کے خلاف اپنی زندگی کے فیصلے کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا تمہارے ساتھ سلوک وہ ہوگا جو قرآن کریم کہتا ہے کہ ایک کافر سے ہُوا کرتا ہے۔ تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک وہ ہوگا جو قرآن کریم کہتا ہے کہ ایک ناشکرے کے ساتھ ہُوا کرتا ہے۔

اِن آیات میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے بڑے تفصیلی حکم دے دیئے۔ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، زخم کے بدلے اُس قسم کی سزا اُس کو ہو جائے۔ تفصیلی یعنی احکام بیان کر دیئے ہیں۔ معاشرہ کو بُرائیوں سے بچانے کے لئے اور

امن کو قائم کرنے کے لئے

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ۔ پہلے تفصیل بیان کی حکم کی۔ پھر اُصول بیان کیا کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

اُن کی زندگی ویسی بن جائے گی جیسی قرآن کریم کے مطابق ظالموں کی زندگی ہُوا کرتی ہے۔ ظُلم کے معنی ہیں کہ جس جگہ کوئی چیز ہونی چاہیئے وہاں نہ رکھنا اُس کو۔ جس کا حق ہے وہ لے لینا۔ طاقت مثلاً ایٹم میں رکھی انسانیت کی بھلائی کے لئے، انسان کی ہلاکت کے لئے اُسے استعمال کیا۔ تو جب بھی تم احکامِ الٰہی توڑو گے، تمہاری زندگی ظالم اور مظلوم والی زندگی بن جائے گی۔

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

تو جہاں ظالم ہے وہاں مظلوم بھی تو ہے۔ کسی ظالم نے کسی پر ظلم بھی کیا ہے نا۔ تمہارا معاشرہ احسان کرنے والے اور شکر گزار بندوں کا نہیں ہوگا بلکہ ایک حصّہ ظلم کر رہا ہوگا ایک حصّہ ظُلم سہہ رہا ہوگا۔ اور ظُلم سہنے والا حصّہ جب اُس کو موقعہ ملے گا وہ ظالم بن جائے گا اور ایک دُوسرا حصّہ ظلم سہنے والا بن جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے

ظالموں کے متعلق

جو سزا قرآن کریم میں بتائی ہے وہ تو بہرحال اُس کو ملنی ہے۔ لیکن اُس معاشرے میں بھی ایک گند پیدا ہوگا۔

تیسری سزا یہ بتائی کہ:-

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

وہ شخص یا وہ لوگ یا وہ معاشرہ یا وہ سیاسی اقتدار یا وہ اقتصادی ازم (ISM) جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو توڑنے والا ہے۔ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ چوتھی اُن کی صفت ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ وہ فاسق ہیں۔ اور معصیت کے کام کرنے والے ہیں وہ اپنے نیک کاموں سے اپنے نفس پر اسلامی حُسن نہیں چڑھانے والے بلکہ گندا معاشرہ پیدا کرنے والے ہیں۔ وہ فسق و فُجور میں مبتلا ہونے والے ہیں۔ اور اگر تم خدا تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کر دو گے، اُنہیں توڑ دو گے، اُن پر عمل نہیں کرو گے تو ایسا معاشرہ پیدا ہو جائے گا جو فاسقوں کا معاشرہ ہے۔ اخلاقی لحاظ سے گراوٹ، بدعہدی، بدنیتی، امانتوں کا خیال نہ رکھنا، لوگوں کے حقوق تلف کرنا، بچیوں کی عصمت کی حفاظت کا خیال نہ رکھنا وغیرہ وغیرہ یہ چیزیں ہمیں ایسے معاشرہ میں آج نظر آتی ہیں۔ یورپ میں جو مہذّب دُنیا کہلاتی ہے اس میں بھی

خُدا تعالیٰ کے احکام

کو توڑنے کے نتیجہ میں انہوں نے ایک نہایت گندی زندگی کو قبول کیا۔ یہاں یہ جو آیت ہے جس کے آخر میں آیا ہے:-

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

اس سے پہلے ہے تورات و انجیل کا ذکر۔ اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تفسیری نوٹ میں ایک جگہ مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس سے یہ نہیں لینا چاہیئے یعنی غلط ہوگا اگر کوئی یہ استدلال کرے کہ تورات اور انجیل (آج جو بگڑی ہوئی شکل میں ہیں ویسے بھی قرآن کریم کے بعد تو اُن کی ضرورت نہیں تھی) کے احکام پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کو حاصل کیا جا سکتا ہے بلکہ مُراد یہ ہے کہ ان کُتب میں بنی اسرائیل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت ہے۔ اور ایک عظیم تعلیم کے نازل ہونے کی بشارت ہے جو قرآن کریم کی شکل میں نازل ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے گویا یہ فرمایا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ تورات اور انجیل کے تاکیدی حکم پر عمل نہیں کرتے اور احکامِ الٰہی جو قرآن میں پائے جاتے ہیں ان کے مطابق حکم اور فیصلہ نہیں کرتے۔ بلکہ احکامِ قرآنی کو توڑتے ہیں۔ اِس طرح تو وہ ہدایت نہیں حاصل کر سکیں گے۔

پس آج کے خطبہ میں (جو ایک تمہید ہے) مَیں نے بنیادی چیز جو لی وہ یہ ہے کہ

اَلْحُكْمُ لِلّٰهِ

اِس تمہید سے متعلق گیارہ آیات ہیں۔ یہ مضمون شروع یہاں سے ہُوا ہے کہ خُدا تعالیٰ کی بادشاہت اور اس کی حاکمیت جو ہے وہ اِس کائنات میں قائم ہے۔ لیکن آج کے خطبہ میں مَیں نے یہ بتایا کہ حکم ہے انسان کو کہ احکامِ الٰہی کے مطابق فیصلے کرو۔ اِس کے متعلق مَیں پہلے بھی بات کر چکا ہوں خطبے میں۔ لیکن آج کے خطبہ میں اس پر اضافہ مَیں نے یہ کیا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وہی سلوک ہوگا جو قرآن کریم نے تفصیل سے بتایا ہے کہ کافروں کے ساتھ اس کا یہ سلوک ہوتا ہے، ناشکروں کے ساتھ اس کا یہ سلوک ہوتا ہے، ظالموں کے ساتھ اس کا یہ سلوک ہوتا ہے، اور فاسقوں کے ساتھ اُس کا یہ سلوک ہوتا ہے۔ حکومت اُسی کی ہے۔ کوئی شخص خدا تعالیٰ کے حکم سے انکار کر کے ایک اچھی، گند سے پاک، ایک معصوم، ایک خوشحال، ایک خوش بخت زندگی نہیں گزار سکتا۔ خدا کو ناراض کرنے کے بعد ہلاکت ہے جنت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جنت کا وارث بنائے اور ہر قسم کی ہلاکتوں سے محفوظ رکھے۔"

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۵ر نومبر ۱۹۸۱ء)

تحریک دُعائے خاص

محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر (کرناٹک) کو جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی کے معاً بعد دِل کا شدید دَورہ پڑنے پر بغرضِ علاج عثمانیہ دواخانہ حیدر آباد میں داخل کیا گیا تھا۔ بذریعہ تار حیدر آباد سے آمدہ تازہ ترین اطلاع کے مطابق اب محترم سیٹھ صاحب موصوف کو بفضلہ تعالیٰ پہلے سے کافی افاقہ ہے۔ نیز یہ کہ ڈاکٹری مشورہ پر آپ ہسپتال سے گھر تشریف لے آئے ہیں۔ قارئین بدر سے محترم موصوف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔

قائم مقام امیر مقامی قادیان

تقریبِ شادی

مورخہ ۱۸/۱۲/۸۱ء کو مکرم جمیل احمد صاحب ابن مکرم خلیل الرحمٰن صاحب فانی کارکن دفتر دعوۃ و تبلیغ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح مکرمہ آسیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد قاسم صاحب ہریکر باندہ (کرناٹک) کے ساتھ ہو چکا تھا۔ چنانچہ بعد نمازِ مغرب مسجد مبارک میں تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اس کے بعد بارات مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد درویش نائب ناظرِ اعلیٰ کے مکان پر گئی۔ جہاں پر لڑکی والے قیام پذیر تھے۔ یہاں پر تلاوت و نظم کے بعد محترم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے اجتماعی دُعا کرائی۔

مورخہ ۲۰/۱۲/۸۱ء کو مکرم خلیل الرحمٰن صاحب فانی نے اپنے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ میں دو صد کے قریب احباب و مستورات کو مدعو کیا۔ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

قسط نمبر ۲ (آخری)

فیضانِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء

سامعین کرام! ہمارا آج کا دور خلائی تحقیق میں اس قدر ترقی کر چکا ہے۔ کہ انسانی قدم چاند کی سطح پر اپنے نقوش چھوڑ آئے ہیں۔ اور مصنوعی سیاروں کے فضا میں چھوڑے جانے سے بچہ بچہ واقف ہے لیکن حیرت کی بات ہے کہ ۱۸۱ھ میں یعنی آج سے ۱۲۰۰ سال قبل خلیفہ مہدی عباسی کے عہد حکومت میں ایک مسلمان سائنسدان عطاء ابن مقنع نے ایک مصنوعی چاند تیار کیا تھا جو غروب آفتاب کے بعد ایک کنوئیں سے نکلتا تھا اور رفتہ رفتہ اس قدر بلند ہو جاتا تھا کہ ہزاروں میل سے نظر آتا تھا اور اس کی روشنی سے ہر طرف کے مقامات اس قدر روشن ہو جاتے تھے کہ مسافروں کو نیز گھر میں کام کاج کرنے والوں کو سہولت ہو جاتی تھی۔ (ہفت روزہ "نئی دنیا" دہلی ۲۴/۸/۱۱)

پس حقیقت یہی ہے کہ عرب کے وہ صحرا نورد جو صدیوں کی بے ہوشی میں مبتلا اور جاہل محض تھے اپنے نبی اُمّی سے تعلیم حاصل کر کے ہر علم و فن کے اُستاد بن گئے۔ انہوں نے علم و حکمت کا چراغ اُس وقت روشن کیا جس وقت موجودہ سائنس کا اجارہ دار عیسائی یورپ اُسے قابلِ سرزنش قرار دے رہا تھا۔ چنانچہ مسٹر رابرٹ بریفالٹ (ROBERT BRIFFAULT) اپنی مشہور کتاب "THE MAKING OF HUMANITY" (تعمیر انسانیت) میں رقمطراز ہیں:-

"مسلمانوں نے جو سائنس پر احسان کیا ہے وہ یہ نہیں ہے کہ انہوں نے اِس بارہ میں حیران کن "انکشافات" کیئے یا انقلابی اُصول قائم کئے۔ سائنس اس سے بہت زیادہ باتوں کے لئے اسلامی تہذیب کی مرہونِ منّت ہے۔ وہ تو اپنی زندگی اور حیات تک کے لئے اسلامی تہذیب کی زیرِ بارِ احسان ہے۔ "قبل از زمانہ اسلام" کی دُنیا کو "قبل از زمانہ سائنس" کی دُنیا کہنا چاہیئے"۔

(بحوالہ ریویو آف ریلیجنز اُردو جنوری ۱۹۳۹ء)

ہمارے اِس موجودہ دَور میں مُسلمانوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ انہوں نے اسلامی اُصول اور اپنی شاندار روایات اور عظیم کارناموں کو بُھلا دیا۔ ذِلّت و نکبت اور انتہائی زوال میں وہ مبتلا ہو گئے جس کے بعد مغربی ممالک سائنس کے اجارہ دار بن گئے۔ لیکن اگر اب بھی مسلمان اپنے جلیل القدر اور عظیم المرتبت آباء و اجداد کے نقشِ قدم پر چل کر سعی پیہم۔ جہدِ مُسلسل اور محنت شاقہ اختیار کرتے ہوئے صحیح اسلامی تعلیمات پر کاربند ہو کر اِس مَیدان میں تحقیق و جستجو کریں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ "اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ" (آل عمران: ۱۴۰) کے مطابق وہ اپنی عظمتِ رفتہ اور شوکتِ پارینہ کو دوبارہ قائم کرتے ہوئے بامِ عُروج تک نہ پہنچ جائیں۔

چنانچہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے طفیل ہی دو سال قبل مسیحِ محمدی کے ایک مایہ ناز سپوت مشہورِ عالم احمدی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو دُنیائے سائنس کا اعلیٰ ترین عالمی اعزاز "نوبل پرائز" دیا گیا ہے۔ آپ نے علمِ طبیعیات (فزکس) کی ایک ایسی پیچیدہ گتھی کو سُلجھانے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے جس کو بیسویں صدی کے نیوٹن، "نظریہ اضافیت" کے موجد اور طبیعیات کے ماہر اور نامور جرمن سائنسدان آئن سٹائن البرٹ (EINSTEIN ALBERT 1889/1955) اپنی تیس سالہ کوششوں کے باوجود حل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے تھے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی کامیابی پر اخبار "صداقت" لاہور نے اپنی ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں صہ۳ پر "قابلِ فخر اعزاز" کے عنوان سے لکھا ہے کہ:-

"سائنس کی ترقی میں مُسلمانوں کا حصہ علم و تہذیب کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ مگر عالمِ اسلام کو زوال آنے کے بعد مغربی ممالک سائنس میں اجارہ دار بن گئے۔ اور یہ تاثر عام ہو گیا کہ مُسلمان اِس مَیدان میں ہمیشہ کے لئے پیچھے رہ گئے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے طبیعیات کے میدان میں تحقیقی کارنامہ سرانجام دے کر یہ تاثر ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے کہ مُسلمان سائنس کے میدان میں نمایاں کارنامے انجام نہیں دے سکتے۔ ہم ڈاکٹر عبدالسلام کو یہ شاندار اور قابلِ فخر اعزاز حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں"۔

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اِس میدان میں احمدی نوجوانوں کو آگے بڑھنے کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"مَیں یہ خواہش رکھتا ہوں کہ اگلے دس سال میں اللہ تعالیٰ ایک سَو چوٹی کا سائنسدان ہمیں عطا کرے۔ اور میری یہ خواہش ہے کہ اِن دس سال کے بعد اگلے سَو سال میں جس کو مَیں غلبۂ اسلام کی صدی کہتا ہوں، ایک ہزار سائنسدان ہر فیلڈ کا، ایک فیلڈ کا نہیں، سائنس کے ہر مَیدان میں بکھرا ہُوا، پھیلا ہُوا، آسمانوں کی سَیر کرنے والا، دماغ رکھنے والا، اللہ تعالیٰ ہمیں عطا کرے"۔

(خطاب جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء
بحوالہ بدر ۲۷/۳/۸۰ صہ۶)

پس اَے احمدی نوجوانو! اب یہ تمہارا فرض ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کے اظہار کے لئے مسیحِ محمدی کے اِس مقدس خلیفہ کی خواہش کو عملی جامہ پہنا کر علومِ طبیعیہ میں ترقی کرتے چلے جاؤ۔ تاکہ ساری دُنیا کو امن و امان۔ صلح و آشتی اور محبّت و پیار کے ساتھ فیضانِ محمدؐ سے مالا مال کر دیا جائے۔

تہذیب و تمدّن میں آنحضرت صلعم کا فیضان

حضرت رسُولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا رُوحانی علمی فیضان کے ساتھ ساتھ مادّی رنگ یعنی تہذیب و تمدّن میں بنی نوعِ انسان کے لئے جو عظیم الشان فیضان جاری ہُوا اُس کے بھی متعدد اور متنوع پہلو ہیں جن کا مختصراً یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

تمام بانیانِ مذاہب میں محمد عربی صلعم ہی وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے سب انسانوں میں حقیقی مساوات اور برابری قائم فرما دی۔ سب اقوامِ عالم کو بلا استثناء ایک لیول پر کھڑا کر دیا۔ آج یورپ اور دیگر متمدن ممالک نے جمہوریت اور اس کے اصولِ ثلاثہ یعنی آزادی۔ اخوّت اور مساوات کو جو رواج دینے کی کوشش کی ہے اور آج اگر ادارہ اقوامِ متحدہ نے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو منظور شُدہ HUMAN RIGHTS CHARTER (منشورِ حقوقِ انسانی) کے ضابطہ ۱ میں جو یہ تسلیم کیا ہے کہ "تمام انسان آزاد پیدا ہوئے ہیں اور ان کو اپنے مقام و حیثیت اور حقوق کے حصُول میں مساوات حاصل ہے۔ اور چونکہ اُن کو عقل و سمجھ اور ضمیر سے نوازا گیا ہے اس لئے اُن کو آپس میں اخوّت کے جذبہ کے ماتحت ایکدوسرے سے سلوک کرنا چاہیئے"۔ — تو یہ سب دراصل فیضانِ محمد صلعم کے طفیل ہی ہے۔ کیونکہ چودہ سو سال قبل حضرت رسولِ عربی صلعم نے اسلام کے ذریعہ یہ سب اُصول قائم فرما دیئے ہیں۔ آپؐ نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (حجرات: ۱۱) کہہ کر سب مومنوں اور اسلامی تعلیمات کے پیروکاروں کو آپس میں بھائی قرار دیا۔ امیر ہو یا غریب۔ بادشاہ یا فقیر۔ عالم ہو یا جاہل سب کو اخوّت کے رشتہ میں منسلک کر دیا۔ اور ببانگِ دُہل یہ اعلان فرما دیا کہ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (حجرات: ۱۴) یعنی بنی نوعِ انسان میں جو مختلف قبائل اور خاندان نظر آتے ہیں یہ تو محض آپس میں شناخت اور تعارف کے لئے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزّت اور تعظیم کے لائق وہی لوگ ہیں جو سب سے زیادہ نیک ہیں۔

انسانیت کے اِس حقیقی علمبردار، انسانِ کامل حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کے جس عظیم چارٹر کو دُنیا کے سامنے پیش کر کے اس کو اسلامی معاشرہ میں رائج اور اسلامی معاشرہ کا ایک لازمی جزو بنا دیا وہ یہ ہے کہ "یاایھا الناس الا ان ربکم واحدٌ وان اباکم واحد۔ الا لا فضل لعربیٍ علی عجمیٍ ولا لعجمیٍ علی عربیٍ ولا لاحمر علی اسود ولا لاسود علی احمر الا بالتقوٰی"۔ (مسند احمد بن حنبلؒ)

(ترجمہ) اے لوگو! اچھی طرح سے سُن لو! کہ تمہارا ربّ ایک ہے۔ اور تمہارا باپ بھی ایک تھا۔ اور پھر کان کھول کر سُن لو کہ عربوں کو عجمیوں پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ عجمیوں کو عربوں پر کوئی فضیلت ہے۔ نہ گوروں کو کالوں پر کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ کالوں کو گوروں پر کوئی فضیلت ہے۔ سوائے اپنی ذاتی خوبیوں کے جس کے ذریعہ کوئی شخص دُوسروں سے آگے نکل جائے۔

آج کی متمدّن اور مہذّب دُنیا مساوات کے اِس اُصول کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کے باوجود رنگ و نسل اور ذات پات کی تفریق کو ابھی نہیں مٹا سکی۔ اسی وجہ سے آئے دن اب بھی مغربی ممالک سے ایسی خبریں آتی رہتی ہیں جن میں نسلی امتیازات کی وجہ سے فسادات برپا ہونے اور قتل و غارتگری کے واقعات رُونما ہوتے رہنے کا ذکر ہوتا ہے۔ اِسی طرح ہمارے ملک ہندوستان میں بھی گاندھی جی کی چھوت چھات اور ذات پات کے خلاف زبردست جدوجہد کے باوجود پست اقوام کو معاشرتی اور سماجی لحاظ سے پُورے طور پر عملی رنگ میں سماج کا حصّہ نہیں بنایا جا سکا ہے۔ اِس لئے حقوقِ انسانی کے حصُول کے لئے اِن پست اقوام کو اپنا سب سے بڑا نجات دہندہ اور اپنے گلے سے لگا کر اُن پر اپنی محبّت و شفقت نچھاور کرنے والا، سماج میں اُن کو

برابری کا درجہ دے کر عملاً اپنا بنا لینے والا وجود اگر کوئی نظر آتا ہے تو وہ حضرت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ اقدس ہے۔

مساوات کی اس تعلیم کے ساتھ ہی تمدن میں توازن کو برقرار رکھنے کے لئے آنحضرت صلعم نے حفظِ مراتب کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ کیونکہ مختلف لوگوں کے حالات اور اوصاف مختلف ہو سکتے ہیں اس لئے آپ نے فرمایا۔ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ (ابوداؤد کتاب الادب) کہ اے مسلمانو! تمہارے لئے ضروری ہے کہ آپس کے معاملات میں لوگوں کے معروف مرتبوں کا خیال رکھا کرو۔ اور اُن کے حالات اور درجہ کے مطابق اُن کے ساتھ معاملہ کیا کرو۔ یعنی جن کو خدا تعالیٰ نے دینی یا دُنیوی طور پر کوئی بڑا رُتبہ دیا ہے تو اس کے مطابق ان کا احترام واجب ہے۔ یہ اسلامی اخلاق کا ایک حصہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں جب یہودی قبیلہ بنو قریظہ کے فیصلہ کے لئے سعد بن معاذ انصاریؓ قبیلہ اوس کے سردار موقع پر تشریف لے گئے تو آنحضرت صلعم نے انہیں آتا دیکھ کر صحابہؓ سے فرمایا: قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ (بخاری ابواب المناقب) کہ اپنے سردار کے احترام اور امداد کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

حفظِ مراتب کے اس زرّیں اُصول کے ساتھ آنحضرت صلعم نے تمدن سے ظلم و استبداد کو دُور کر کے حقوقِ انسانی کو مساوی رنگ میں قائم رکھنے کے لئے یہ تعلیم دی کہ:- اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُقِيْمُوْنَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيْعِ وَ يَتْرُكُوْنَ الشَّرِيْفَ۔ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ فَعَلَتْ ذٰلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔" (بخاری کتاب الحدود) یعنی تم سے پہلے اس بات نے کئی قوموں کو ہلاک کر دیا کہ جب ان میں سے کوئی چھوٹا آدمی جرم کرتا تھا تو وہ اُسے سزا دیتے تھے۔ اور جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا تو وہ اُسے چھوڑ دیتے تھے۔ سو اچھی طرح کان کھول کر سُن لو کہ مجھے اس ذاتِ پاک کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر (میری بیٹی) فاطمہ بھی چوری کرے گی تو میں اسلامی طریق پر اس کے بھی ہاتھ کاٹوں گا۔"

یہی وہ عظیم عدل و انصاف کی تعلیم تھی کہ جس کو آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے بھی بڑی سختی کے ساتھ مدِ نظر رکھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب اسلام کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے تو آپؓ نے سب سے پہلے یہی اعلان فرمایا کہ:- "اَلضَّعِيْفُ فِيْكُمْ قَوِىٌّ عِنْدِىْ حَتّٰى اُزِيْحَ عَلَيْهِ حَقَّهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ وَالْقَوِىُّ فِيْكُمْ ضَعِيْفٌ عِنْدِىْ حَتّٰى اٰخُذَ الْحَقَّ مِنْهُ۔"

(سیرۃ ابن ہشام۔ امر سقیفہ بنی ساعدہ)

"اے مسلمانو! تم لوگوں میں سے کمزور ترین شخص میرے لئے اس وقت تک قوی ہوگا جب تک کہ میں اُسے اس کا حق نہ دلا دوں۔ اور تم میں سے قوی ترین شخص میرے لئے اُس وقت تک کمزور ہوگا جب تک کہ میں اس سے وہ حق جو اُس نے کسی اور کا دبایا ہوگا واپس نہ لے لوں"۔

اسی طرح آنحضرت صلعم کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ذکر ہے کہ ایک دفعہ شمالی عرب کے ایک بڑے رئیس جبلہ بن ایہم نامی نے جو مسلمان ہو چکا تھا کسی غریب مسلمان کو غصہ میں آکر تھپڑ مار دیا۔ جب حضرت عمرؓ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؓ نے جبلہ کو بُلا کر فرمایا کہ "اے جبلہ! میں نے سُنا ہے کہ تم نے ایک غریب مسلمان کو تھپڑ مارا ہے۔ اگر تم نے ایسی حرکت کی ہے تو بخدا تم سے اس کا بدلہ لیا جائے گا"۔ چونکہ جبلہ میں ابھی جاہلیت کا تکبر تھا اس لئے وہ وہاں سے فرار ہو کر مرتد ہو گیا۔ (فتوح البلدان حالات جنگ یرموک)۔ پس عدلیہ اور جوڈیشری (JUDICIARY) کو آپ نے بااصول۔ غیر جانبدار اور حق پرست بنایا۔

علاوہ ازیں معاشرہ میں ایک کمزور طبقہ ماتحتوں خادموں اور مزدوروں کا بھی ہوتا ہے۔ اس لئے آپ نے خادم و آقا کے تعلقات میں حائل خلیج کو پاٹنے کے لئے یہ تعلیم دی کہ تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں۔ اُن کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور اُن کو ویسا ہی لباس پہناؤ جیسا کہ تم خود پہنتے ہو۔ اور اے مسلمانو! تم اپنے خادموں کو کوئی ایسا کام نہ دیا کرو جو اُن کی طاقت سے زیادہ ہو۔ اور اگر کبھی مجبوراً انہیں ایسا کام کرنا پڑے تو پھر اس کام میں خود بھی ان کی مدد کیا کرو۔ (بخاری کتاب العتق)

اسی طرح معاشرہ میں ایک کمزور طبقہ عورت کا بھی ہے۔ بعثتِ نبویؐ سے قبل عورت کی حیثیت انتہائی پست۔ گری ہوئی۔ اور حقیر تھی۔ آپ نے طبقۂ نسواں کو ذلت کی حالت سے نکال کر مقامِ عزت پر پہنچایا۔ معاشرتی لحاظ سے عورتوں کے حقوق کو تسلیم کرانے والا ہمارا پیارا نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ نے یہ تعلیم پیش فرمائی کہ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ (بقرہ: ۲۲۸) یعنی جس طرح خاوندوں کے بعض حقوق بیویوں کے ذمہ ہیں اسی طرح بیویوں کے بعض حقوق خاوندوں کے ذمہ ہیں۔ اور فرمایا وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (نساء: ۱۹) اے مسلمانو! اپنی بیویوں کے ساتھ بہت نیک سلوک کیا کرو۔ اور تاکید فرمائی کہ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِىْ۔ (بخاری کتاب النکاح) تم میں سے خدا کے نزدیک بہترین وہ شخص ہے جو اپنے اہل کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے میں سب سے بہتر ہے۔ اور میں تم سب میں اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔

پھر تمدنی لحاظ میں عورت کو وہی حقوق آپ نے عطا فرمائے جو مرد کو حاصل ہیں۔ وراثت میں اپنے باپ۔ بیٹے۔ خاوند کے مال کی حقدار بنایا۔ عورت کو اپنے مال کا مالک اور اس کا مختارِ کُل قرار دیا۔ اس کے اختیارات کو یہاں تک بڑھایا کہ وہ اپنے اموال خود رکھ سکتی ہے۔ اور بذریعہ تجارت بڑھا بھی سکتی ہے۔ اس کی مرضی کے خلاف اس کے خاوند کو یہ حق نہیں کہ اس کے مال کا مطالبہ کرے یا زبردستی اس کی جائیداد پر قبضہ کر لے۔ عورت ہر قسم کا معاہدہ کر سکتی ہے۔ ہبہ کر سکتی ہے۔ خرید و فروخت کر سکتی ہے۔

علاوہ ازیں روحانی اعتبار سے بھی عورتوں اور مردوں میں آنحضرت صلعم نے مساوات قائم فرما دی۔ جس طرح ایک مرد مقربِ بارگاہِ الٰہی ہو سکتا ہے، اسی طرح عورت بھی مقربِ ایزدی ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ۔ (آل عمران: ۱۹۵)

یعنی اے لوگو! میں جو تمہارا خالق ہوں، میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ کیونکہ تم سب ایک ہی نسل کے حصے اور ایک ہی درخت کی شاخیں ہو۔

پس یہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے فیضان کا اثر ہے کہ آج وہی عورت جو حقیر و ذلیل خیال کی جاتی تھی دُنیا کی نظروں میں معزز و محترم ہو گئی۔ وہی عورت جسے ناقص العقل خیال کیا جاتا تھا، جس کو حیوانات سے بھی ادنیٰ تصور کیا جاتا تھا، نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی بدولت اُسے یہ درجہ حاصل ہو گیا کہ علامہ سیوطی اور خطیب بغدادی جیسے نامور علماء نے بعض عورتوں کی شاگردی کو باعثِ فخر سمجھا ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصف دین عائشہؓ سے سیکھو۔

اسی طرح تمدن میں بہت سی خرابیاں دولت کے عدمِ توازن کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلعم کا اقتصادی لحاظ سے یہ فیضان ہے کہ دولت کی تقسیم کا ایک معتدلانہ اور منصفانہ طریق پیش فرمایا۔ جس کے اصولی طور پر چار حصے ہیں۔ (۱) قانونِ وراثت۔ (۲) قانونِ امدادِ باہمی جس میں نظامِ زکوٰۃ اور غرباء پروری کی تاکید ہے۔ (۳) قانونِ تجارت جس کی رُو سے سُودی کاروبار کو ممنوع کر دیا گیا ہے۔ اور (۴) قانونِ ممانعتِ جُوا ہے۔ جو ناواجب تقسیمِ دولت کا ذریعہ ہے۔ اور اگرچہ دُنیا نے پُوری طرح اس طرف توجہ نہیں کی ہے۔ لیکن اب تک کے تجربات یہی ثابت کرتے ہیں کہ انسان نے جو بھی نظامِ اقتصاد از خود بنایا ہے وہ اب تک ناکام ہوتا چلا آیا ہے۔ اگر انسان چاہتا ہے کہ دولت کا توازن برقرار رہے۔ اور صحیح رنگ میں دولت کی تقسیم کا قانون بنایا جائے۔ اقتصادی لحاظ سے دُنیا کے مسائل حل کر کے اس زمین کو جنت کا نمونہ بنا دیا جائے جہاں نہ بغض و کینہ ہو اور نہ حرص و لالچ ہو۔ تو اس کے لئے آخر کار دُنیا کو فیضانِ محمدیؐ ہی سے فیضیاب ہونا پڑے گا۔

پھر حضرت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان اس رنگ میں بھی جاری و ساری ہے کہ آج خصوصاً جمہوری حکومتوں میں ہر شخص حریتِ ضمیر کا خواہاں اور حقدار ہے۔ آزادیٔ ضمیر انسان کا پیدائشی حق ہے اور اس حق کو قائم کرنے والے بھی ہمارے پیارے نبی محمد عربی صلعم ہی ہیں۔ آپ نے لَاۤ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ (سورۃ البقرہ: ۲۵۷) کا نعرہ بلند کیا۔ کہ دین اختیار کرنے میں کسی پر کوئی زبردستی اور جبر جائز نہیں۔ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (سورۃ الکہف: ۳۰) تو کہہ دے کہ یہ حق تمہارے رب کی طرف سے آیا ہے جو چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے۔ اس آزادیٔ ضمیر کو قائم کرنے کے لئے آپ نے ہر قسم کی مصیبت و تکلیف برداشت کی۔ ہر قسم کی قربانی آپ نے دی۔ اور اپنی جان کو جوکھم میں ڈالا یہاں تک کہ آپ اس میں کامیاب ہوئے اور ساری نسلِ انسانی کے اس حق کو برقرار کر دیا۔ اور نہ صرف آزادیٔ ضمیر کے حق ہی کو قائم فرمایا بلکہ رواداری کی یہ فراخدلانہ تعلیم پیش فرمائی کہ

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ (سورۃ الفاطر: ۲۴)

یعنی دُنیا کی ہر قوم کی طرف خدا کے رسول مبعوث ہوئے ہیں۔ اور فرمایا لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (سورۃ البقرہ: ۲۸۵) کہ ہم خدا تعالیٰ کے کسی بھی رسول۔ فرستادہ۔ ریفارمر۔ رشی، مُنی، اوتار میں تفریق کے قائل نہیں۔ ان سب کی عزت کرنا اپنا فرض جانتے ہیں۔

پس تمام اقوامِ عالم میں اتحادِ فکر و عمل اور یگانگت و یکجہتی پیدا کرنے کے لئے آپ نے یہ عظیم الشان اور حقیقت پر مبنی اصول پیش فرمایا جس پر آج دُنیا کا امن اور سلامتی بہت حد تک منحصر ہے۔ اور اس طرح ہر مذہب اور ہر نبی پر آپ کا یہ زبردست احسان ہے کہ اپنے پیروکاروں سے اُن کی صداقت منوائی اور ان کا احترام کرنے کی تاکید فرمائی۔

موجودہ زمانے میں آپ کا فیضان

سامعین کرام! حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی اور عالمگیر برکات و تاثیرات اور آپؐ کی قوتِ قدسی اور حیاتِ جاودانی صرف قرونِ اولیٰ تک ہی محدود نہیں بلکہ ہر اس دور میں جب سلطنتوں کی رقابت نے کبر و تعلّی کو پیدا کر دیا۔ دولت و ثروت کی بہتات نے ظلمتِ نفس کو بڑھایا۔ غفلت نے ایمان کو کھانا شروع کر دیا۔ تو رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان روحانی مجددوں کی صورت میں ظاہر ہوتا رہا۔ حدیثِ نبویؐ کے مطابق ہر صدی میں مجدد اور ریفارمر آتے رہے۔ جنہوں نے پھر اسلام کے صحیح مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان اور اپنے پاک نمونہ کو دُنیا [illegible]

یہ اپنا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ وحی و الہام اور رؤیا و کشوف کے ذریعہ ثابت کیا اور بتلا دیا کہ زندگی بخش، خدا نما اور خدا سے ملانے والا اگر کوئی وجود ہے تو وہ صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ---!

سائنس اور ٹیکنالوجی کے موجودہ دور میں جبکہ بعض لوگ یہ کہنے لگے کہ مذہب اسلام چودہ سو سال قبل کے لوگوں خصوصاً عرب کے بدوؤں اور صحرا نشینوں کے لئے ہی قابلِ عمل تھا اب اس مہذب اور متمدن اور ترقی یافتہ دور میں یہ قابلِ عمل نہیں ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ خود مسلمان اس زمانہ میں قرآن و احادیث کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام سے دور ہو گئے یہود و نصاریٰ کے نقشِ قدم پر وہ چلنے لگے اور محض رسمی اور نامی مسلمان رہ گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی زندگی ثابت کرنے کے لئے قادیان کی اس مقدس بستی میں آپ کے فرزندِ جلیل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو بروزِ محمدؐ کے رنگ میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے مبارک لقب کے ساتھ خاتم النبیین کا متبع اور اُمتی نبی کا درجہ دے کر اس ترقی یافتہ دور کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ:-

"خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دیکھو میں زمین و آسمان کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچی ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں پیش کیا گیا ہے اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے مُردے زندہ ہو رہے ہیں، نشان ظاہر ہو رہے ہیں، برکات ظہور میں آ رہے ہیں، غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۰ء ص۶)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:-

"زندہ رسول ابد الآباد کے لئے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں جن کے نفوسِ طیبہ اور قوتِ قدسیہ کے طفیل سے ہر زمانہ میں ایک مردِ خدا، خدا نمائی کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء ص۳-۴)

چنانچہ آپ نے فیضانِ محمدؐ کے طفیل ہی یہ دعویٰ فرمایا کہ:-

"خدا نے مجھے چار نشان دیے ہیں (۱) میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے (۲) میں قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے (۳) میں کثرتِ قبولیتِ دعا کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور اُن کا میرے پاس ثبوت ہے (۴) میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔"

(ضرورۃ الامام ص۱۴)

اور فرمایا:-

"میں زور سے کہتا ہوں کہ اگر کوئی عیسائی میری صحبت میں رہے تو ابھی برس نہیں گزرے گا کہ وہ کئی نشان دیکھ لے گا خدا کے نشانوں کی اس جگہ بارش ہو رہی ہے اور وہ خدا جس کو لوگوں نے بھلا دیا ہے اور اس کی جگہ مخلوق کو دی ہے وہ اس وقت اس عاجز کے دل پر تجلی کر رہا ہے وہ دکھانا چاہتا ہے کیا کوئی دیکھنے کے لئے راغب ہے؟"

(کتاب البریہ ص۱۰۸)

موجودہ زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے طفیل حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو بلند مرتبہ اور مقام عطا فرمایا ہے، جو نشانات و معجزات عطا فرمائے اُن کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:-

"میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں، رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا۔"

(حقیقۃ الوحی ص۶۲)

ایک اور جگہ آپ نے فرمایا:-

"اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرفِ مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ ص۱۲)

پس موجودہ زمانہ میں قادیان کی مقدس بستی میں مسیح موعودؑ کی بعثت، آپؑ کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام، ایک پاک برگزیدہ اور فعّال جماعت کا قیام جو دن رات آنحضرت صلعم کی عظمت، اسلام کی اشاعت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی جدّ و جہد کر رہی ہے، ہاں ایسی مقدس جماعت کا قیام جو ہمیشہ خدا نمائی کا دعویٰ کرتی چلی جائے گی فیضانِ محمد صلعم کا ایک زبردست ثبوت ہے۔

چنانچہ ۱۹۱۷ء میں جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ نے مشعلِ ہدایت بلند آواز سے تمام دُنیا کے لیڈروں کو للکار کر کہا تھا کہ اگر اسلام کی صداقت کے لئے نشان مانگ کر صداقت دیکھنا چاہتے ہو تو آؤ تم پہلے یہ کہ کہ تمہارے دل تمہارے ساتھ اسلام میں داخل ہوگا تو پھر تم جو کہو نشان و معجزہ مانگو گے مجھے یقین ہے میرا خدا تم کو دکھا دے گا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی وہ تاثیراتِ قدسیہ ہیں جو قیامت تک جاری رہیں گی اور آخرکار تمام دُنیا کے دلوں کو محبت کا اسیر بنا لیں گی۔ فیضانِ محمد صلعم کی انہی برکات کے پیشِ نظر ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ خوشخبری سنائی ہے کہ

"آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا"

(پیغامِ صلح ص۶۳)

آخر میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں ہماری دعا ہے کہ:-

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نورِ نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے (آمین)

اخبارِ قادیان

مورخہ ۱۵/۱/۸۲ کو محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ کیرالہ کانفرنس میں شرکت کے لئے قادیان سے روانہ ہو گئے۔

مورخہ ۱۰/۱/۸۲ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائم مقام امیر مقامی کی زیر صدارت لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں محترم راجہ باسط احمد صاحب، صدر جماعت احمدیہ کیلگری (کینیڈا) اور محترم منیر الدین صاحب شمس مشنری انچارج کینیڈا نے وہاں کے تبلیغی و تربیتی حالات سنائے۔ ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے ربوہ کے چند طالب علم مکرم مظفر سعد صاحب - مکرم غلام احمد صاحب - مکرم عبد الرحمٰن صاحب - مکرم نصیر احمد صاحب چوہدری - مکرم عبد الغفار صاحب اور مکرم ظہور الٰہی صاحب - اسی طرح مکرم شاہد عزیز صاحب لندن - مکرم عبد الغفور صاحب مارلیشس - محترمہ امانۃ صاحبہ سویڈن مکرم منیر الدین صاحب شمس اور مکرم راجہ باسط احمد صاحب کینیڈا - مکرم محمد نواز صاحب - مکرم محمد سعید صاحب - مکرم عبد الرشید صاحب اور مکرم نا...محمود صاحب اوکاڑہ قادیان تشریف لائے - اللہ تعالیٰ ان تمام زائرین کا مرکزِ سلسلہ میں آنا مبارک کرے اور نیک مقاصد کی تکمیل کا باعث بنائے۔

مکرم عبد اللطیف صاحب سندھی کے ہاں ولادت ہونے والی ہے آپکی اہلیہ صاحبہ کو گردے میں شدید تکلیف کے باعث بٹالہ ہسپتال میں لے جایا گیا ہے اسی طرح مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم عبد الواحد صاحب دوکاندار درویش بھی بیمار ہیں - نیز مدرسہ احمدیہ کے دو طالب علم عزیز سید کلیم الدین احمد و عزیز محمد نذیر بھی بیمار ہیں احباب سب کی شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادتیں

● مورخہ ۱۳/۱/۸۲ کو مکرم مولوی عبد المومن صاحب مبلغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے نومولودہ مکرم عبد الجبار صاحب مرحوم آف کوریل کشمیر کی پوتی اور مکرم غلام قادر صاحب درویش کی نواسی ہے

● مورخہ ۵/۱/۸۲ کو مکرم مبارک احمد صاحب شیخوپوری کلارک صیغہ پراویڈنٹ فنڈ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطاء فرمائی ہے نومولودہ مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش کی پوتی اور مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش مرحوم کی نواسی ہے -

● مورخہ ۱/۱/۸۲ کو مکرم سید عبد النقی صاحب بیرہ پورہ (بہار) کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطاء فرمایا ہے نومولود مکرم سید وسیم الدین صاحب مرحوم برہ پورہ کا پوتا اور مکرم منشی محمد دین صاحب درویش قادیان کا نواسہ ہے

● مورخہ ۱۰/۱/۸۲ کو مکرم محمود احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطاء فرمایا ہے نومولود مکرم غلام نبی صاحب درویش کا پوتا اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولودین کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت کرے۔ آمین

(ادارہ)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

سپین میں ۷۴۵ سال بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد مکمل ہو گئی

محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر اطلاع دیتے ہیں کہ سرزمین سپین میں ۷۴۵ سال بعد بمقام پیدرو آباد جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ تعمیر ہونے والی پہلی عالیشان مسجد جس کا سنگِ بنیاد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۹/۱۰/۸۰ کو نصب فرمایا تھا بفضلہ تعالیٰ انتہائی مختصر اور قلیل ترین مدت میں پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے الحمد للہ۔ مسجد کے علاوہ ملحقہ ہال، دفتر کے دو کمروں، غسل خانوں، گیسٹ ہاؤس اور مبلغ کے رہائشی کوارٹر پر مشتمل اس وسیع و عریض عمارت کی بنیادیں اکتالیس فٹ گہری کھودی گئی ہیں اور انہیں سیمنٹ اور کنکریٹ سے پُر کیا گیا ہے۔ خدا کرے کہ ان مضبوط اور گہری بنیادوں کی ہی طرح اہلِ سپین کے دلوں میں استوار ہونے والی اسلام و احمدیت کی بنیادیں بھی گہری، مضبوط اور دائمی ہوں آمین۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادِ گرامی کی تعمیل میں مسجد کے سامنے کے حصہ میں خوبصورت برآمدہ اور اس پر منارۃ المسیح قادیان کی طرز پر دو خوبصورت مینار بنائے گئے ہیں کل رقبۂ زمین تقریباً چھ ہزار مربع میٹر ہے جس کے چاروں اطراف میں لوہے کی جالی سے باڑھ کی گئی ہے باڑھ کے ساتھ ساتھ پانی کی بڑی اور پختہ نالیوں میں بہتا ہوا دریائے وادی الکبیر کا صاف و شفاف پانی اور عمارت کے ارد گرد سرسبز درخت انتہائی دلکش منظر پیش کرتے ہیں۔ عمارت کھلی اور اونچی جگہ پر واقع ہونے کی وجہ سے دور سے نظر آتی ہے مسجد کی تعمیر پر مقامی باشندے خوشی کا اظہار ایسے رنگ میں کرتے ہیں جیسے یہ ان کی اپنی ہی چیز ہے۔

"یوروبا" زبان میں ترجمہ قرآن مجید کے تیسرے ایڈیشن کی اشاعت

نائیجیریا کے امیر و مشنری انچارج محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد تحریر فرماتے ہیں کہ نائیجیریا اور ہمسایہ افریقی ملکوں میں وسیع پیمانے پر بولی جانے والی اہم زبان "یوروبا" میں ترجمہ قرآن مجید کا تیسرا ایڈیشن ہانگ کانگ کے ایک اشاعتی ادارے کے ذریعہ طبع ہو کر مارکیٹ میں آگیا ہے اور بفضلہ تعالیٰ ہاتھوں ہاتھ بک رہا ہے۔ اس میں سفید کاغذ اور مضبوط اور خوبصورت جلد استعمال کی گئی ہے نیز پہلے ایڈیشن کی نسبت بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں اس ترجمہ قرآن کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ پانچ برسوں کے اندر اندر اس کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

دارالہجرت ربوہ میں احمدیہ بکڈپو کا قیام

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۱/۱۲/۸۱ کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احبابِ جماعت کو یہ خوشخبری دی کہ اس سال ایک نئی چیز یعنی "احمدیہ بکڈپو" اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہو گیا ہے جس کا نام "مخزن الکتب العلمیہ" رکھا گیا ہے۔ اس کتب خانے میں ہر وہ کتاب فروخت کے لئے رکھی جائے گی جس کی اجازت مصنف یا مدوّن نے نظارت اصلاح و ارشاد سے لے لی ہو اور قانونِ وقت کے مطابق سنسر کرانے کے بعد شائع کی گئی ہو حضور نے فرمایا کہ ربوہ میں ایسی کوئی کتاب فروخت نہیں ہو گی جس کی "مخزن الکتب العلمیہ" کے مطالبے کے مطابق مطلوبہ تعداد اُسے نہ دے دی گئی ہو۔ اس بکڈپو کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ ایسا شخص جس کے پاس زیادہ وقت نہ ہو وہ ایک ہی جگہ سے ایک ہی وقت میں سب کتابیں خرید سکے حضور نے کتابوں کو ان کی اصل قیمت سے زیادہ قیمت پر بیچنے کے امکان کو رد کرنے کے لئے سختی سے حکم جاری فرمایا۔ حضور نے عمارت کی خوبصورتی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں خوبصورتی پیدا کی گئی ہے۔ پھول بھی لگائے گئے ہیں کیونکہ پھول کا کتاب سے گہرا تعلق ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کتاب بیچنا ایک فن ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس فن میں یورپ کی کتب فروشی کے اعلیٰ ترین معیار سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔

موسی بنی مائنز اور بھوبنیشور میں جلسہ ہائے پیشوایانِ مذاہب

مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقفِ جدید اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۸/۱۲/۸۱ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ، محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور محترم ملک صلاح الدین صاحب کی موسیٰ بنی مائنز میں تشریف آوری پر مقامی اور اڑیسہ کی دیگر جماعتوں سے آئے ہوئے کثیر التعداد احبابِ جماعت کی طرف سے شایانِ شان استقبال کیا گیا حسبِ پروگرام اسی روز شام بوقت ۶½ بجے جناب بلبیر سنگھ صاحب ڈپٹی جنرل منیجر ہندوستان کاپر لمیٹڈ موسیٰ بنی مائنز کی زیرِ صدارت جلسہ پیشوایانِ مذاہب منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم ماسٹر رفعت احمد خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ مکرم مسعود احمد خان صاحب نے نظم پڑھی ازاں بعد جناب دیو نرائن مشرا نے شری کرشن جی مہاراج کے پوتر جیون پر تقریر کی۔ جناب سردار بلبیر سنگھ صاحب ڈی۔جی۔ایم نے جماعت کو مبارکباد دیتے ہوئے باہمی اتحاد و یکجہتی سے متعلق گورو گرنتھ صاحب کی تعلیمات بیان کیں۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے اپنی تقریر میں قرآن مجید، بھگوت گیتا اور گورو گرنتھ صاحب کے حوالوں سے ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین اور اس کے تمام فرستادوں کو برحق یقین کرنے سے ہی دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ جناب کے کے دویارتھی ڈی۔جی۔ایم مجمدار نے سیرت آنحضرت صلعم کے موضوع پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ جناب ایس این لال صاحب نے شری رامچندر جی کی سیرت بیان کی بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے بصیرت افروز خطاب سے نوازا جو سامعین کی خصوصی دلچسپی کا حامل رہا اس پُر روح پرور خطاب کے بعد مکرم شیخ منتی احمد صاحب نے نظم پڑھی اور آخر میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے سیرت آنحضرت صلعم کے عنوان پر اپنے مخصوص دلکش انداز میں روشنی ڈالی۔ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب مبلغ سلسلہ جمشید پور نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ رات نو بجے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

⊛ دوسرے دن مورخہ ۲۹/۱۲/۸۱ کو کمیونٹی سنٹر ہال میں بزرگان سلسلہ اور کمپنی کے چیدہ چیدہ افسران کے اعزاز میں جماعت کی طرف سے عصرانہ دیا گیا بعدہٗ ٹھیک ۵ بجے شام مہد بھنڈار بازار میدان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیرِ صدارت جلسہ عام منعقد ہوا۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے متحدہ اقوامِ عالم کے موضوع پر تقریر کی۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے محترم جناب مسعود احمد خان صاحب جنرل منیجر ہندوستان کاپر لمیٹڈ مہد بھنڈار کے انگریزی پیغام کا اردو ترجمہ کیا۔ جناب گیانی گوجر سنگھ صاحب اور جناب آر این لال صاحب نے جماعت احمدیہ کی مساعی پر خوشنودی کا اظہار کیا۔ مکرم ماسٹر مشرف علی صاحب نے بزبان بنگلہ اپنی تقریر میں قرآن کریم، وید اور گیتا کے حوالوں سے ثابت کیا کہ انسان کی پیدائش کی اصل غرض اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے سکھ مسلم اتحاد کے موضوع پر برجستہ تقریر کی آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی دلنشین پیرائے میں تشریح فرمائی اس بصیرت افروز خطاب کے ساتھ ٹھیک ۸½ بجے شب جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

احمدیہ دار التبلیغ سرینگر کی نمایاں کارگزاری

مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر (کشمیر) اپنی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ ماہ اکتوبر اور نومبر کے دوران اندرون و بیرون ملک کے بہت سے زائرین تحقیقِ حق کی غرض سے احمدیہ دار التبلیغ میں تشریف لائے جن میں جامع مسجد اودھم پور کے امام مع رفقاء، صوبہ یو پی کے بعض علماء نیز جرمن اور آسٹریلیا کے دو سیاح خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں تمام زائرین کو جماعت کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کی گئیں اور ان کے سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

⊛ مورخہ ۲۸/۱۱/۸۱ کو پندرھویں صدی ہجری تقریبات کے سلسلہ میں کلچرل اکاڈمی کے تحت ٹورسٹ سنٹر سرینگر میں ایک اسلامی نمائش کا اہتمام کیا گیا جس میں ہزاروں نایاب نوادر کے علاوہ وادیٔ کشمیر کی مختلف زیارت گاہوں کی تصاویر مع مختصر تعارف سجائی گئی تھیں۔ روضہ بل خانیار سرینگر کی تصویر اگرچہ موجود نہیں تھی تاہم ایک چارٹ پر اس روضے کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا تھا۔

روضہ بل خانیار

"یہاں پر یوز آسف کا مقبرہ ہے جو بعض روایات کے مطابق ایک ولی اور بعض کے مطابق ایک پیغمبر ہیں روضہ بل کے بارے میں یہ روایت مدت سے چلی آرہی ہے کہ یہاں پر حضرت عیسیٰؑ آسودہ ہیں۔ یہ روایت سب سے پہلے محمد اعظم دیدہ مری نے اپنی کتاب "تاریخِ اعظمی" میں درج کی ہے گذشتہ تیس سال کے دوران

اس موضوع پر درجن بھر سے زائد کتابیں لکھی جا چکی ہیں جن میں سے کچھ یورپی سکالروں نے لکھی ہیں۔ سینکڑوں بیرونی سیاح روضہ بل کو دیکھنے آتے ہیں۔

م۔ ل۔ ساقی

پندرھویں صدی ہجری تقریبات کمیٹی کلچرل اکیڈمی

مورخہ ۲۸/۹/۸۱ کو نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے وزیرِ اعلیٰ کشمیر جناب شیخ محمد عبداللہ نے فرمایا "کہ گذشتہ ۷۵ برسوں کے دوران یہودی سائنسدانوں نے کئی درجن نوبل پرائز حاصل کئے جبکہ ساری اسلامی دنیا صرف آدھا نوبل پرائز حاصل کر سکی"۔ (سرینگر ٹائمز ۲۹/۹/۸۱)

جناب شیخ صاحب کی آدھا نوبل پرائز سے مراد محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب کو ملنے والے اس نوبل پرائز سے تھی جس میں دو دوسرے سائنسدانوں کو بھی حصہ دار بنایا گیا ہے۔ نمائش میں ممتاز مسلم سائنسدانوں اور فلاسفروں کے ساتھ دورِ حاضر کے نامور احمدی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تصویر بھی — "دورِ حاضر کا ممتاز سائنسدان" — کی سُرخی کے ساتھ نمایاں تھی واضح رہے کہ یہ تصویر کلچرل اکیڈمی کی فرمائش پر ہمارے مخلص احمدی بھائی مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے مہیا کی تھی فجزاہ اللہ خیرا۔

جماعتی وفد نومسلموں کے گاؤں میں

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ مدراس سے ۳۰ کلو میٹر دوری پر واقع صنعتی مقام HVF کی مشہور ہیوی وہیکل فیکٹری میں کام کرنے والے پسماندہ اقوام سے کارکنان کی انیسویں یونین کے ۱۷ ممبران نے مورخہ ۲۸/۹/۸۱ کو اجتماعی رنگ میں اسلام قبول کیا فیکٹری میں کام کرنے والے ایک مخلص احمدی دوست کے ذریعہ ان افراد سے رابطہ قائم کیا گیا طے شدہ پروگرام کے مطابق خاکسار مدراس کے بعض خدام کی معیت میں مورخہ ۶/۱۲/۸۱ کو اس علاقہ میں ہریجنوں کے لئے بنائے گئے انا نگر نامی گاؤں میں پہنچا اور ان تمام افراد سے مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال کیا۔ ان کی خواہش پر خاکسار نے پون گھنٹہ تک اسلام کی خوبیوں اور فضائل پر روشنی ڈالی۔ خاکسار کی تقریر کے بعد وہاں پر موجود دو اور غیر از جماعت مولوی صاحبان نے بھی مختصر تقاریر کیں۔ تبدیلی مذہب اختیار کرنے والے ان افراد نے اسلام کے بارے میں اپنے خوش کن خیالات کا اظہار کیا اور چائے و دیگر لوازمات سے ہماری تواضع کی ہم نے انہیں احمدیہ مسلم مشن مدراس میں آنے کی دعوت دی جسے انہوں نے بخوشی قبول کرتے ہوئے تاریخ مقررہ پر آنے کا وعدہ کیا۔ قریباً ساڑھے تین گھنٹے ان کے درمیان رہنے کے بعد ہم لوگ رات کو واپس مدراس پہنچے واضح رہے کہ علاقہ تامل ناڈو میں حضرت مصلح موعودؓ کی ریڈیو تقریر "میں مذہب اسلام کو کیوں مانتا ہوں" اور خاکسار کی کتاب "تبدیلی مذہب کیوں؟" کی تامل زبان میں وسیع پیمانہ پر اشاعت کی گئی ہے۔ ہر دو کتب بفضلہ تعالیٰ کافی مقبول ہوئی ہیں۔ الحمد للہ

جماعتہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کی خوشکن مساعی

مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد لکھتے ہیں کہ گذشتہ دنوں سکندرآباد میں منعقدہ عیسائیوں کی ایک کانفرنس کے موقعہ پر ان کی طرف سے جلی الفاظ میں ایک اشتہار شائع کیا گیا:

"عیسیٰ شفا دیتے ہیں اور ہزاروں افراد اس وقت تک شفا پا چکے ہیں آپ بھی ۲۶ر نومبر سے ۶ر دسمبر تک اس کانفرنس میں صحت مند ہونے کے لئے شریک ہوں"

اس پر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی طرف سے سینکڑوں کی تعداد میں یہ انگریزی اشتہار چھپوایا گیا کہ:-

"اللہ سب کو شفا دیتا ہے حضرت عیسیٰ بھی صلیب پر خدا تعالےٰ کے حضور پکار اُٹھے کہ "ایلی ایلی لما سبقتنی (متی ۲۷ : ۴۶) گویا حضرت مسیح بھی خدا تعالیٰ سے شفا پانے کے متمنی رہے اور طبعی وفات پانے کے بعد آپؑ کشمیر میں مدفون ہوئے"۔

مورخہ ۴/۱۲/۸۱ کو حیدرآباد و سکندرآباد کے پچاسی خدام نے منظم طریق پر راتوں رات شہر کے اہم مقامات اور لوکل بسوں پر یہ اشتہار چسپاں کیا جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ تحقیق حق کی غرض سے نہ صرف احمدیہ جوبلی ہال میں لوگوں کی آمد کا وسیع سلسلہ شروع ہوا بلکہ خود منتظمین کانفرنس نے بھی جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کیا۔

● — مورخہ ۱۵/۹/۸۱ کو سکھ صاحبان کی دعوت پر خاکسار کو پیرا ڈائیز (سکندرآباد) اور برلا مندر حیدرآباد میں منعقدہ دو سکھ سبھاؤں سے خطاب کرنے کا موقعہ ملا ہر دو مواقع پر خاکسار نے جماعتِ احمدیہ کا تعارف کرانے کے بعد حضرت بابا نانک کی سیرت پر روشنی ڈالی سامعین نے تقاریر کو بہت پسند کیا پریذیڈنٹ سکھ سبھا نے خاکسار کی گلپوشی کی اور آئندہ بھی اس نوع کی تقاریر کروانے کی خواہش کی۔ بفضلہ تعالیٰ ہر دو سبھاؤں کی تقاریر میں خدام کے ذریعہ جماعتی لٹریچر تقسیم کرنے کی سعادت بھی ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

شانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی پر احتجاجی جلسہ

مکرم عبدالحفیظ صاحب ثانی سیکرٹری تبلیغ جماعتِ احمدیہ بھدرواہ تحریر کرتے ہیں کہ روزنامہ "پرتاپ" مجریہ ۱/۱۱/۸۱ میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ الفاظ تحریر کئے جانے پر مورخہ ۲/۱۱/۸۱ کو بھدرواہ کے مسلمانوں کی طرف سے مین بازار میں ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس میں خاکسار کو بھی اپنے مجروح جذبات کے اظہار کا موقعہ دیا گیا۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں قرآن کریم اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جلالت شان سے متعلق جماعتِ احمدیہ کے ایمان کی وضاحت کی جس سے حاضرین بہت متأثر ہوئے اور ان کی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا۔

جموں کے گوردوارہ میں احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم مبارک احمد صاحب باقی احمدی مقیم جموں لکھتے ہیں کہ سکھ دوستوں کی طرف سے مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساقی مبلغ سلسلہ کو گوردوارہ لکھداتا بازار جموں میں تقریر کی دعوت موصول ہونے پر مکرم مولوی صاحب موصوف، مکرم محی الدین صاحب، مکرم نذیر احمد صاحب، مکرم غلام عبدالقیوم صاحب اور خاکسار وقت مقررہ پر گوردوارہ میں پہنچے مکرم مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں آیاتِ قرآنی اور گوربانی کی روشنی میں سکھ مسلم اتحاد اور جماعتِ احمدیہ کی تعلیمات وغیرہ اُمور کو مدلل اور واضح رنگ میں پیش کیا جسے پسند کیا گیا۔

سورو اور بھدرک میں تبلیغی و تربیتی جلسے

مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۵/۱۱/۸۱ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سورو میں محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقفِ جدید کی زیرِ صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ عزیز سید نعیم احمد کی تلاوت اور مکرم الیاس خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید، خاکسار شرافت احمد خان اور محترم ملک صلاح الدین صاحب نے مختلف تربیتی اُمور پر روشنی ڈالی۔

● — ۸/۱۱ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ بھدرک میں محترم ملک صلاح الدین صاحب کی زیرِ صدارت تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم وسیم احمد صاحب قائد کی تلاوت اور عزیز کرشن احمد کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالرب صاحب، مکرم محمد اکرم صاحب، خاکسار شرافت احمد خان، مکرم شمس الدین صاحب صدر جماعت اور محترم ملک صلاح الدین صاحب نے تقاریر کیں۔ مکرم رفیق احمد صاحب سندھی نے نظم پڑھی۔

● — منتظمین گوردوارہ بھدرک کی دعوت پر مورخہ ۷/۱۱/۸۱ کو محترم ملک صلاح الدین صاحب نے گورپرب کے موقعہ پر گوردوارہ میں تقریر کی جو بے حد پسند کی گئی ہے۔

ماہانہ تربیتی اجلاس جماعت احمدیہ برلیشہ (بنگال)

مکرم غلام علی صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعتِ احمدیہ برلیشہ (بنگال) اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۸/۱۱/۸۱ کو مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب کی صدارت میں مقامی جماعت کا ماہانہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم مرتضیٰ علی صاحب کی تلاوت اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد علی صاحب، مکرم سعادت علی صاحب، مکرم مرتضیٰ علی صاحب، مکرم شمس الدین صاحب، مکرم فضل الرحمٰن صاحب، خاکسار غلام علی، مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب اور ایک طفل نے تقاریر کیں بہت سی احمدی بچیوں نے تلاوت کی اور نظمیں پڑھیں۔ دُعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ کی خوشکن مساعی

مکرم سید انوار الدین احمد صاحب بی اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے مکرم سید رشید احمد صاحب بی اے کے ہمراہ صالح پور کا تبلیغی دورہ کیا اس سفر میں مکرم شیخ عبدالرؤف صاحب احمدی کے مخلصانہ تعاون سے صالح پور ڈگری کالج کی لائبریری میں قرآن مجید انگریزی رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی پرنسپل صاحب نے ہماری اس پیشکش کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ مورخہ ۱۳/۱۱/۸۱ کو خاکسار کی صدارت میں ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد بھی عمل میں آیا جو بفضلہ تعالیٰ ہر جہت سے کامیاب ثابت ہوا۔

مبلغ سلسلہ مقیم جمشید پور کی تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم مولوی مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ جمشید پور تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۲/۸۱/۱ کو کٹر نگا جھاڑ ایریا میں مکرم مقبول احمد صاحب احمدی کے مکان پر ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد خاکسار نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی ●— عرصہ زیر رپورٹ میں ایک غیر احمدی دوست سے کامیاب تبادلۂ خیال ہوا جس سے وہ بے حد متأثر ہوئے ●— مورخہ ۱۲/۸۱/۶ کو مجلس انصار اللہ کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم زعیم صاحب مجلس انصار اللہ مقامی مکرم ناصر احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں ازاں بعد مجلس عاملہ انصار اللہ کی تشکیل کی گئی۔

●— مورخہ ۱۲/۸۱/۱۳ کو لجنہ و ناصرات کے مشترکہ اجلاس میں مستورات کی تقاریر، نظم خوانی، درس قرآن اور ناصرات کی نماز خوانی کے بعد خاکسار نے مناسب موقعہ تقریر کی ●— مورخہ ۱۲/۸۱/۲۰ کو مجلس خدام الاحمدیہ کے تربیتی اجلاس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم ڈاکٹر حمید الدین صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے تقاریر کیں ازاں بعد قائد مجلس کا انتخاب عمل میں آیا۔ اجلاس کے اختتام پر خدام نے مشترکہ طور سے سالچی بازار جمشید پور میں لٹریچر تقسیم کیا جس کا بفضلہ تعالیٰ خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہو رہا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش

جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں لہٰذا مبلغین و معلمینِ کرام و عہدیدارانِ جماعت ان سے تعاون فرمائیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۷/۱/۸۲	کانپور	۳۰	۲	۱/۲/۸۲
دہلی	۱۸/۱/۸۲	۱	۱۹/۱/۸۲	موضع کمہریا	۱/۲/۸۲	۱	۲
ہاپوڑ	۱۹	۱	۲۰	مسکرا	۲	۱	۳
امروہہ	۲۰	۱	۲۱	راٹھ	۳	۱	۴
بریلی	۲۱	۱	۲۲	جھانسی چرگاؤں	۴	۱	۵
شاہجہانپور کٹیا	۲۲	۲	۲۴	ساندھن	۵	۱	۶
لکھنؤ	۲۴	۱	۲۵	صالح نگر	۶	۱	۷
گونڈہ	۲۵	۱	۲۶	مین پوری	۷	۱	۸
فیض آباد	۲۶	۱	۲۷	ننگلہ گھنو	۸	۱	۹
کانپور	۲۷	۱	۲۸	علی گڑھ	۹	۱	۱۰
فتح پور ہسوہ	۲۸	۱	۲۹	دہلی	۱۰	۵	۱۵
دہن سنگھ پور سمور	۲۹	۱	۳۰	میرٹھ	۱۵	۲	۱۷
				قادیان	۱۸/۲/۸۲	-	-

درخواستہائے دعا

☆— عزیز ثمر انعام سلمہٗ ابن مکرم اشعر انعام صاحب مقیم فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) بعارضہ غدیہ کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ بیماری دن بدن تشویشناک صورت اختیار کرتی جاتی ہے۔ بدر کی گزشتہ اشاعت میں عزیز کے لئے دعا کی درخواست میں سہواً نام کی غلطی ہوگئی تھی جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے اور تمام قارئین سے عزیز کی کامل صحت و شفایابی کے لئے خصوصی دعاؤں کا خواستگار ہے ☆— مکرم محمد فرحت اللہ صاحب آر ٹی سی حیدرآباد کی اہلیہ کو سر درد اور اختلاجِ قلب کی تکلیف لاحق ہونے پر ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے محترمہ موصوفہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ☆— مکرم سی۔ پی عبد اللہ کویا صاحب فیروک کالیکٹ اپنی والدہ محترمہ کو جو تیار شدہ دوسرے خوابی کی تکلیف لاحق ہونے کی وجہ سے پریشان ہیں۔ محترمہ موصوفہ کی کامل صحت و شفایابی اور درازی عمر کے لئے ☆— مکرم منیر احمد صاحب کیانی متعلم مدرسہ احمدیہ کے ماموں مکرم محمد اسلم صاحب آف چارکوٹ کی چھوٹی بچی آگ میں گر جانے کی وجہ سے بہت زیادہ جل گئی ہے عزیزہ کی فوری صحت و شفایابی کے لئے ☆— مکرم منور احمد صاحب واقف آف انہ (مدھیہ پردیش) اپنے بھانجے عزیز سیف الدین سلمہٗ ابن مکرم سید بشیر الدین شاہ صاحب محترم بھوپال کی کامل صحت و شفایابی اور ذہنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

منظوری ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان

برائے سال ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۹۸۲ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم سال ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۹۸۲ء کے لئے مندرجہ ذیل ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ریزولیوشن ۴۷۹ مورخہ ۸۱-۱۲-۲۳ ریکارڈ کی ہے۔

۱. خاکسار مرزا وسیم احمد	ناظر اعلیٰ و صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان
۲. مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز	ناظر جائیداد و تعمیرات و تعلیم
۳. ″ مولوی شریف احمد صاحب امینی	ناظر امور عامہ
۴. ″ چوہدری محمود احمد صاحب عارف	ناظر بیت المال آمد
۵. ″ چوہدری عبد القدیر صاحب	ناظر بیت المال خرچ
۶. ″ مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی	ناظر دعوۃ و تبلیغ
۷. ″ مظفر احمد صاحب سوز	ممبر
۸. ″ حکیم محمد دین صاحب	″
۹. ″ سیٹھ محمد الیاس صاحب	″
۱۰. ″ سیٹھ محمد معین الدین صاحب	″
۱۱. ″ صدیق امیر علی صاحب نوگرال	″

ناظر اعلیٰ قادیان

دورانِ سال جلسے و یوم التبلیغ منانے کا پروگرام

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام دورانِ سال بھارت کی جماعتیں جلسے و یوم التبلیغ منایا کرتی ہیں امسال ۱۳۶۱ ہش/۱۹۸۲ء کے لئے جلسے و یوم التبلیغ منانے کا پروگرام درج ذیل ہے۔ عہدیدارانِ جماعت اور جملہ مبلغین کرام و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کے مطابق اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں میں جلسے اور یوم التبلیغ منائیں اور رپورٹ باقاعدہ نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔ جماعتیں اپنی سہولت کے مطابق جلسوں کے انعقاد کی تاریخ میں رد و بدل کر سکتی ہیں۔

۱. یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۹ رصلح (جنوری) بروز ہفتہ
۲. یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ	۲۰ رتبلیغ (فروری) ″ ہفتہ
۳. یوم مسیح موعود علیہ السلام	۲۳ رامان (مارچ) ″ منگل
۴. یوم خلافت	۲۷ رہجرت (مئی) ″ جمعرات
۵. ہفتہ قرآن کریم	۲۳ تا ۲۹ تبوک (ستمبر) ″ جمعرات تا بدھ
۶. یوم پیشوایانِ مذاہب	۱۸ راخاء (اکتوبر) ″ پیر
۷. یوم التبلیغ (سال میں دو مرتبہ)	ماہ احسان (جون) اور ماہ وفا (جولائی) کے دوران

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بھوہ میں جماعت احمدیہ اتر پردیش کی سالانہ کانفرنس

بتاریخ ۲۷، ۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء

جملہ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل اتر پردیش احمدیہ کانفرنس کا انعقاد مندرجہ بالا تاریخوں میں ہوگا کانفرنس کے لئے مکرم محمد احمد صاحب ... کو صدر مجلس استقبالیہ اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل کو سیکرٹری مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے احباب ان کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

پتہ صدر مجلس استقبالیہ:-

Mr. Mohd Ahmad ... Soleger
42/29 Makhania Bazar
KANPUR (U.P.)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳-۷۰۰

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475.
RESI. 273908.

CALCUTTA-700073

"اَلخَیرُ کُلُّہٗ فِی القُرآنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

PHONE 23-9302

THE JANTA

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD, CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS,

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۱۳/۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام صـ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی لون مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبر 23-5222 / 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM — ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار — HM

برائے: ایمبسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
Phone No. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ نوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ پائیدار اور معیاری

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ

ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ — فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"اگر اس زمانہ (مسیح موعود) میں ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا تو ایک فارسی الاصل انسان اسے دوبارہ دُنیا میں لاکر رائج کرے گا۔" (صحیح بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دِکھلاؤں۔" (کتاب البریہ صفحہ ۲۵۳)

پیشکش } محمد امان اختر - نیاز سلطانہ - پارٹنرز "موٹر کنگ"

۱۲ - [illegible] آئی ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ارشادِ نبوی

حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"جبرائیلؑ مجھے پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کے بارے میں بار بار تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مَیں نے خیال کیا کہیں وہ یہ نہ کہہ دیں کہ پڑوسی پڑوسی کا وارث بھی ہوگا۔"

محتاجِ دُعا :- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشادِ حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سِلائی مشینوں کی سیل اور سروس۔

(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غُلام محمد اینڈ سنز - یاری پورہ - کشمیر - ۱۹۲۲۳۲

ABCDY LEATHER ARTS

34/3, 3RD MAIN ROAD,

KASTURBANAGAR, BANGALORE-560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS

&

INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدرآباد میں — فون ۴۲۳۰۱

لیمیٹڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

حیدرآباد موٹر ورکس

نمبر ۱/۸/۲۵۸-۵-۶ آغا پورہ - حیدرآباد - ۵۰۰۰۰۱

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام : سٹار بون

سٹار بون مِل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرسٹڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

ارشاد حضرت امیر المؤمنین ایدہُ اللہ تعالیٰ

NIR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دِہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جُوتے